السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولوگ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بعض احادیث کا انکار کرتے ہیں، مثلاً عذاب قبر، معراج' جادو، شفاعت اور گناہ گاروں کے جہنم میں جا کر پھر نجات پانے کی حدیثیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ ان سے سلام دعا رکھی جا سکتی ہے؟ یا ان سے کنارہ کشی کی جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو علمائے کرام حدیثوں کی صحت اور ان کے معنی و مطلب سے اچھی طرح واقف ہیں انہیں چاہیئے کہ ایسے افراد کو ان احادیث کی صحت اور صحیح مطلب سے آگاہ کریں۔ اگر وہ پھر بھی اپنی خواہش نفس کے پیچھے لگ کر نصوص کو اپنی رائے کے مطابق بنانے کے لئے تحریف یا انکار پر اصرار کریں تو وہ فاسق ہیں۔ ان کے شر سے بچنے کے لئے ان سے کنارہ کشی کرنا اور میل جول ترک کرنا ضروری ہے۔ البتہ انہیں نصیحت کرنے اور صحیح بات سمجھانے کے لئے ان سے میل جول جائز ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ کیونکہ بعض علماء نے انہیں کافر قرار دیا ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (٦٨٣٣

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 45

محدث فتویٰ